نبوت کا صحیح مفہوم

ضرورتِ تنقیح

ہمارے بعض مسلم برادران اور قادیانی مصنفین کے نزدیک **نبوت اور پیشین گوئی** مترادف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے خیال میں **نبی وہ ہے جو غیب کی خبریں دے** اور جس میں یہ صفت نہ ہو وہ نبی نہیں ہوسکتا۔ مرزا غلام احمد کے متعدد حوالوں سے بھی یہی تعریف سامنے آتی ہے کہ "نبوت" کا معیار کثرتِ مکالمہ اور امورِ غیبیہ کی اطلاع ہے۔

اس سوچ کے نتیجے میں مرزا صاحب کے مخالفین نے بھی نبوت کی یہی تعریف قبول کر کے ان کی پیشین گوئیوں کو معیار بنایا اور ان کی پیشین گوئیوں کی بنیاد پر صدق و کذب کے فتوے صادر کیے۔ یوں دونوں طرف یہ مفروضہ مضبوط ہوگیا کہ "اسلامی اصطلاح" میں نبوت = پیشین گوئی۔

اصولِ تنقیح

سوال یہ ہے کہ کیا واقعی نبوت کی یہ تعریف **حقیقت اور تاریخی واقعہ** کے مطابق ہے؟ اس کی تحقیق کے لیے لازم ہے کہ ہم انبیائے سابقین کے حالات اور پیغامات کو **کتابِ مقدس** (عہدِ عتیق و جدید) کی روشنی میں پرکھیں، کیونکہ نبوت کے عملی نمونے وہیں تفصیل سے ملتے ہیں۔

کتابِ مقدس میں "نبی" کا تصور

کتابِ مقدس کے مطابق نبی کو مختلف القاب دیے گئے ہیں جیسے:
مردِ خدا، خدا کا خادم، خدا کا رسول، خدا کا "منہ "(یعنی قوم تک خدا کا پیغام پہنچانے والا)۔
نبی خدا کے نام سے کلام کرتا ہے، قوم کو خدا کی مرضی بتاتا ہے، اخلاقی و روحانی اصلاح کی دعوت دیتا ہے، اور اپنے زمانے کے حالات کو الٰہی روشنی میں سمجھا کر قوم کی رہنمائی کرتا ہے۔

انبیاء کے بنیادی فرائض

1. **خدا کی ذات و صفات** اور اس کی رضا کا اعلان، اور قوم کو راستی، پاکیزگی اور رحم کی تعلیم۔
2. قوم کی **تاریخ اور واقعات** کو خدا کی حکمت و پروردگاری کے تناظر میں سمجھانا۔

3. **قریب کے مستقبل** کے بارے میں تنبیہ یا تسلی—تاکہ قوم توبہ کرے یا امید پائے۔

یہ واضح ہے کہ انبیاء کا اصل کام "غیب کی خبریں" سنانا نہیں، بلکہ **قوم کی ہدایت و اصلاح** ہے۔

پیشین گوئی کی حقیقت

انبیاء کبھی کبھی مستقبل کی خبر دیتے ہیں، مگر:

- یہ **نبوت کا بنیادی مقصد** نہیں۔
- اکثر پیش خبریاں **مشروط** ہوتی ہیں: اگر قوم توبہ کرے تو عذاب ٹل سکتا ہے (مثلاً یوناہ اور نینوہ)۔
- اس لیے پیشین گوئی کا "لفظ بلفظ پورا ہونا" نبوت کے صدق کا قطعی معیار نہیں بن سکتا۔

سچے اور جھوٹے نبی کا معیار

کتابِ مقدس کے مطابق جھوٹے نبی کی پہچان یہ نہیں کہ اس کی پیشین گوئی پوری نہیں ہوئی، بلکہ یہ ہے کہ:

- وہ خدا کی بجائے **اپنے مفاد**، لالچ، خوشامد یا سیاست کے مطابق بولتا ہے۔
- لوگوں کو **گناہ سے باز رکھنے** کے بجائے گمراہ کرتا ہے۔
  سیدنا مسیح کا معیار بھی یہی ہے:
  "ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچانو گے "(یعنی ان کے کردار، اثرات اور پیغام کے نتیجے سے)۔

عبرانی لفظ "نبی" (نابی) کا مفہوم

عبرانی لفظ "نابی" میں لازماً "پیش خبری" کا معنی شامل نہیں۔ ابراہام، موسیٰ اور دیگر بزرگان کو نبی کہا گیا کیونکہ وہ **خدا کے قریب** تھے اور قوم کے لیے **راہنما** تھے—نہ کہ صرف پیشین گوئیاں کرنے والے۔

نبوت اور انجیل

انجیل کے مطابق بھی نبوت کا مقصد یہی ہے کہ لوگ **توبہ** کریں، خدا کی طرف رجوع کریں، اور روحانی طور پر قائم رہیں۔
رسول پولوس نبوت کو کلیسیا کی **ترقی، نصیحت، تسلی اور تعلیم** سے جوڑتا ہے—نہ کہ صرف غیب دانی سے۔

"نبی کی معرفت پورا ہوا" کا مطلب

انجیل نویس جب کہتے ہیں "جو نبی کے ذریعے کہا گیا پورا ہوا" تو اس سے مراد یہ نہیں کہ ہر عبارت ابتدا ہی سے صدیوں بعد کے کسی شخص کے لیے "لفظ بلفظ" لکھی گئی تھی، بلکہ یہ کہ:
انبیاء کا پیغام اور ان کے تصورات **سیدنا مسیح کی زندگی، موت اور قیامت** کی روشنی میں زیادہ گہرے اور مکمل معنی اختیار کر لیتے ہیں، اور مسیح میں خدا کا مقصد کامل طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

نتیجہ

نبوت کا صحیح مفہوم یہ نہیں کہ نبی لازماً بہت سی پیشین گوئیاں کرے۔ نبوت دراصل:

- **خدا کی مرضی کا اعلان**
- قوم کی **اخلاقی و روحانی اصلاح**
- **توبہ، راستی، نصیحت اور تسلی**
  اور اپنے زمانے کے حالات پر خدا کے نقطۂ نظر سے روشنی ڈالنا ہے۔

پیشین گوئی نبوت کا ایک جزو ہو سکتی ہے، مگر **نبوت کی لازمی شرط** نہیں، اور پیشین گوئی کا لفظ بلفظ پورا ہونا نبوت کے صدق کا واحد معیار نہیں بن سکتا۔